مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme Urdu)

سینئر سیکنڈری اسکول امتحان

مارچ 2022

اردو (الیکٹیو)

Urdu (Elective)

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لے۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کیے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ

کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔ ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن(Head Examiner)اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم(Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبا اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لیے صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے،وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دی جائیں گی۔

(3) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لیے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب پوچھے گئے سوال سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکے۔

(10) ممتحن کو چاہیے کہ ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز تیس (30) کاپیاں چیک کرنے میں کم از کم آٹھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) براہِ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے اور اسے اس طرح (zero) لکھا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

Series — %BAB%	SET — 4

Code No. 30

مارکنگ اسکیم

اردو (ایلکٹیو)

URDU (Elective)

مقررہ وقت: 2 گھنٹے — کل نمبر: 40

Time Allowed: 2 Hours — M.M. 40

نمبروں کی تقسیم	ممکنہ جوابات / ویلیو پوائنٹ	سوال نمبر
	(حصہ-الف) درج ذیل غیر درسی اقتباسات میں سے کسی ایک کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔ 5 **(الف)** ہندوستان میں سب سے پہلا اخبار 1744ء میں انڈیا گزٹ کے نام سے شائع ہوا تھا۔ اس کی مقبولیت کو دیکھ کر بنگال میں کچھ اور بھی اخبارات شائع ہونے لگے تھے۔ یہ دیکھ کر لارڈ لٹن نے ہندوستانی زبانوں میں اخبارات نکالنے پر پابندی عائد کر دی۔ بعد میں لارڈ رپن نے اس پابندی کو جلد ختم کر دیا۔ اخبارات عوام میں سیاسی شعور، رائے عامہ کی تشکیل اور معلومات میں اضافہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اخبار پڑھنے والوں کو دنیا میں ہونے والے واقعات، حادثات، سیاسی نظریات، صنعتی اقدامات، سائنسی ایجادات اور موسمیات وغیرہ کی تازہ ترین اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ جیسے جیسے لوگوں میں تعلیمی شعور اور کاروبار کا شوق بڑھتا جا رہا ہے ویسے ویسے دنیا کی مختلف زبانوں میں اخبارات کی اشاعت بڑھتی جا رہی ہے۔ سوشل میڈیا	1

کے اس دور میں بھی اخبارات کی اہمیت و معنویت میں کوئی خاص کمی نہیں آئی ہے۔ اخبار بینی سے مختلف ممالک کے باشندوں میں ایک دوسرے سے قربت، ہمدردی اور خلوص کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی لیے اخبار کو ادیب دوست کہا گیا ہے۔

(i) ہندوستان کا پہلا اخبار کب اور کس نام سے شائع ہوا؟

(ii) اخباروں کی اشاعت پر کس نے پابندی لگائی اور کس نے ختم کی؟

(iii) اخبار پڑھنے والوں کو کس طرح کی اطلاعات ملتی رہتی ہیں؟

(iv) دنیا میں اخبارات کی اشاعت کیوں بڑھتی جا رہی ہے؟

(v) اخبار کو ادیب دوست کیوں کہا گیا ہے؟

(ب)

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہے
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں
یہاں سیکڑوں کارواں اور بھی ہیں
تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آشیاں اور بھی ہیں
اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زماں و مکاں اور بھی ہیں
گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں

(i) اس غزل کی ردیف کیا ہے؟

(ii) کارواں کتنے ہیں؟

	(iii) شاہین کا کام کیا ہے اور اس کے سامنے کیا ہے؟	
	(iv) چوتھے شعر میں کون سی صنعت ہے؟	
	(v) انجمن میں کون تنہا تھا؟	
	جواب:	
	(الف)	
1	(i) ہندوستان کا پہلا اخبار 1744 میں انڈیا گزٹ کے نام سے شائع ہوا۔	
1	(ii) اخباروں کی اشاعت پر لارڈ لٹن نے پابندی لگائی اور لارڈ رپن نے اس پابندی کو ختم کیا۔	
1	(iii) اخبار پڑھنے والوں کو دنیا میں ہونے والے واقعات، حادثات، سیاسی نظریات، صنعتی اقدامات، سائنسی ایجادات اور موسمیات وغیرہ کی تازہ ترین اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔	
1	(iv) دنیا میں اخبارات کی اشاعت لوگوں میں تعلیمی شعور اور کاروبار کا شوق بڑھنے کی وجہ سے بڑھتی جا رہی ہے۔	
1 کل نمبر=5	(v) اخبار کو ادیب دوست اس لیے کہا گیا ہے کیوں کہ اخبار بینی سے مختلف ممالک کے باشندوں میں ایک دوسرے سے قربت، ہمدردی اور خلوص کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔	
	(ب)	
1	(i) اس غزل کی ردیف ہے: "اور بھی ہیں"	
1	(ii) سینکڑوں کارواں ہیں۔	
1	(iii) شاہین کا کام ہے پرواز اور اس کے سامنے اور بھی آشیاں ہیں۔	

سوال نمبر	جواب	نمبر
	(iv) چوتھے شعر میں صنعت تضاد ہے۔	1
	(v) انجمن میں شاعر تنہا تھا۔	1
		کل نمبر = 5
2	درج ذیل درسی اقتباسات میں سے کسی ایک کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔ 5 **(الف)** میں جب واہگہ کے راستے آٹھ فروری 1980 کو ریل کے ذریعے لاہور کی طرف بڑھ رہا تھا، تو میرے دل میں کئی طرح کے وسوسے تھے۔ میں وہاں کیوں جارہا ہوں وہاں تو اب میرا کوئی سگا سمبندھی بھی نہیں رہتا۔ پاکستان سرکار نے 1978 میں ایک بار میری ویزا کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ اب دوسری بار درخواست دینے پر اچانک منیر احمد شیخ جو ہندوستان میں پاکستانی سفارت خانے میں پریس کونسلر ہیں مجھے یہ کہہ کر ویزا دلوا دیا کہ موجودہ حکومت پاکستان دونوں طرف کے عوام میں محبت اور دوستی کے جذبات کو بڑھانا چاہتی ہے۔ اب میں اپنے قلم کے رشتے داروں سے ہی ملنے کے لیے وہاں جارہا ہوں۔ جن میں سے بیشتر کی کتابیں مجھے ملتی رہی ہیں۔ جن کے رسالوں میں، میں چھپتا رہا ہوں اور جن کے خد وخال میں ان کی تخلیقات سے پہچانتا ہوں ان میں سے کئی ایک نے اکثر مجھے اپنے یہاں آنے کی دعوت دی ہے۔ میں میانوالی میں پیدا ہوا تھا۔ جہاں میرے آباواجداد صدیوں پہلے راجستھان کے ریتیلے میدانوں میں گھوڑوں پر عرب حملہ آوروں کے آگے آگے بھاگتے ہوئے وہیں جا کر پناہ گزیں ہوئے تھے۔ (i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے؟ (ii) اس اقتباس کے مصنف کا نام کیا ہے؟ (iii) منیر احمد شیخ نے کیا کہہ کر ویزا دلوایا؟	

(iv) مصنف کن لوگوں سے ملنے پاکستان جارہے تھے؟

(v) مصنف نے اپنے آباواجداد کے بارے میں کیا بتایا ہے؟

(ب)

کچھ برس پہلے سویرے منھ اندھیرے
اک پہاڑی پر پہنچ جاتے تھے ہم
ایک کالے سخت تکیے سے اٹھا کر اپنا سر
ادھ جگا سورج ابھر کر دیکھ لیتا تھا ہمیں
ہم سحر خیزوں سے شرما کر جھکا لیتا تھا سر
دفعتاً اس کے لبوں سے پھوٹ پڑتی تھی ہنسی
ہاتھ وہ ہم سے ملاتا تھا بہ صد حسن تپاک
جسم و جاں میں پھیل جاتی تھی شگفتہ تازگی

شام کو جب جھیل کے پانی میں ڈالے اپنے پانو
دائرہ در دائرہ موجیں اٹھا دیتے تھے ہم
تب تھکا ماندہ، انیندا، مضمحل سورج
اپنے خوابستان میں روپوش ہو جانے سے قبل
مسکرا کر ہم سے کہتا شب بخیر
اور چل پڑتے تھے ہم سب اپنے گھر
اپنے دل کی دائرہ در دائرہ موجوں میں سورج گھیر کر

(i) درج بالا اقتباس کس نظم سے لیا گیا ہے؟

(ii) اس اقتباس کے شاعر کا نام کیا ہے؟

	(iii) ہئیت کے اعتبار سے یہ نظم کی کون سی قسم ہے؟	
	(iv) ادھ جگا سورج سے کیا مراد ہے؟	
	(v) شام کے وقت شاعر کیا کرتا تھا؟	
	جواب:	
	(i) یہ اقتباس ''زرد پتوں کی بہار'' سبق سے لیا گیا ہے۔	1
	(ii) اس اقتباس کے مصنف کا نام رام لعل ہے۔	1
	(iii) منیر احمد شیخ نے یہ کہہ کر ویزا دلوایا کہ موجودہ حکومت پاکستان دونوں طرف کے عوام میں محبت اور دوستی کے جذبات کو بڑھانا چاہتی ہے۔	1
	(iv) مصنف اپنے قلم کے رشتے داروں سے ملنے کے لیے پاکستان جا رہے تھے۔	1
	(v) مصنف نے اپنے آباواجداد کے بارے میں بتایا کہ وہ صدیوں پہلے راجستھان کے ریتیلے میدانوں میں گھوڑوں پر عرب حملہ آوروں کے آگے آگے بھاگتے ہوئے میدانوں میں جا کر پناہ گزیں ہوئے تھے۔	1
		کل نمبر = 5
	(ب)	
	(i) یہ اقتباس ''ملکِ بے سحر و شام'' نظم سے لیا گیا ہے۔	1
	(ii) اس اقتباس کے شاعر کا نام عمیق حنفی ہے۔	1
	(iii) ہئیت کے اعتبار سے یہ آزاد نظم ہے۔	1
	(iv) ادھ جگا سورج سے مراد ہے کہ ابھی سورج پوری طرح نہیں نکلا ہے۔	1
	(v) شام کے وقت شاعر جھیل کے پانی میں اپنا پاؤں ڈال کر دائرہ در دائرہ موجیں اٹھا دیتا تھا۔	1
		کل نمبر = 5

3	مختصر افسانہ یا غزل میں سے کسی ایک کی تعریف لکھیے۔ 6 **جواب:** (i) تعریف و روایت (ii) اجزائے ترکیبی (iii) اہم افسانہ نگار **یا** (i) غزل کی تعریف و روایت (ii) غزل کی ہیئت (مطلع، مقطع، حسن مطلع، تخلص، ردیف و قافیہ) (iii) اہم غزل گو شعرا	3 2 1 **کل نمبر = 6** 2 3 1 **کل نمبر = 6**
4	**حصہ (ب)** درج ذیل اردو زبان کی تاریخ سے متعلق سوالات میں سے صرف دو کے جواب دیجیے۔ 6 (i) فورٹ ولیم کالج کے قیام کا مقصد کیا تھا؟ (ii) سرسید تحریک کے تحت رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کرنے کا مقصد کیا تھا؟ (iii) ترقی پسند تحریک کی پہلی کانفرنس کس سال ہوئی؟ اس کی صدارت کس نے کی اور اس کی انجمن کا کیا نام تھا؟ **جواب:** (i) فورٹ ولیم کالج کے قیام کا مقصد: انگلینڈ سے آنے والے نئے حکام اور عام ملازمین کو ہندوستانی زبانیں سکھانے اور یہاں کی تہذیب سے واقف کرانے کی	

کل نمبر = 3 کل نمبر = 3 1 1 1 کل نمبر = 3	ضرورت محسوس کی گئی تاکہ یہاں کے فوجی اور مالی انتظامات کو بہتر طور پر سنبھالا جاسکے۔اس مقصد کے تحت فورٹ ولیم کالج کا قیام عمل میں آیا۔ (ii) جدید تعلیم کے فروغ کے ساتھ ساتھ سر سید کا اہم مقصد معاشرے کی خرابیوں کو دور کرنا بھی تھا اور اپنے معاشرے کی اصلاح میں کامیابی حاصل کی تھی۔چنانچہ سر سید نے اس مقصد کے تحت انگلینڈ کا سفر کیا اور ہندوستان واپس آکر رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کیا۔ اس میں معاشرتی اور اصلاحی موضوعات پر مضامین لکھے جاتے تھے۔ (iii) پہلی کانفرنس:1936 صدارت:پریم چند انجمن کا نام:انجمن ترقی پسند مصنفین	
کل نمبر = 2	درج ذیل سوالات میں سے صرف دو کے جواب لکھیے۔ 4 (i) چیرویاکوف کو ایک صاحب اخلاق انسان کیوں کہا گیا ہے؟ (ii) ویکوم محمد بشیر کے افسانے کا عنوان 'جنم دن' کیوں رکھا گیا ہے؟ (iii) انشائیہ ''مرحوم کی یاد میں'' مرحوم کسے کہا گیا ہے؟ **جواب:** (i) چیرویاکوف کو ایک صاحبِ اخلاق انسان اس لیے کہا گیا ہے کہ جب اس نے جیب سے رومال نکال کر ناک پہونچی اور اپنے چاروں طرف مڑ کر دیکھا کہ میری چھینک کسی کے لیے خلل انداز نہ ہوئی۔	5

	(ii) ویکوم محمد بشیر کے افسانے کا عنوان 'جنم دن' اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس افسانے میں مصنف نے اپنے جنم دن پر اپنی تنگ دستی کا حال بیان کیا ہے جب کہ اس نے عہد کیا تھا کہ وہ آج کے دن کوئی غلط کام نہیں کرے گا۔اس کے باوجود بھوک اور تنگ دستی سے پریشان ہو کر اسے کھانا چرا کر کھانا پڑا۔ (iii) انشائیہ ''مرحوم کی یاد میں'' مصنف نے خستہ حال سائیکل کو مرحوم کہا ہے۔	کل نمبر = 2 کل نمبر = 2
6	اس شعر میں تشبیہ تلاش کیجیے۔ 2 دل کا وہ حال ہے غم دوراں کے تلے جیسے اک لاش چٹانوں میں دبا دی جائے **جواب:** شاعر نے غمِ دوراں کی وجہ سے دل کے حال کو چٹانوں میں دبی ہوئی لاش سے تشبیہ دی ہے۔	کل نمبر = 2
7	**حصہ (ج)** درج ذیل سوالات میں سے صرف 6 کے جواب دیجیے۔ 12 ایک ناول نگار کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ خورشید الاسلام کے بیان کے مطابق جواب دیجیے۔ **جواب:** خورشید الاسلام کے مطابق ایک ناول نگار کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ ان امکانات کو بروئے کار لائے، ان تقاضوں کو پورا کرے اور فطرت کی ان لہروں کو بہتا ہوا دکھائے جو واقعات اور کرداروں ساخت پرداخت کرتی ہیں۔	کل نمبر = 2

8	عوام پر نیند کا انجیکشن لگانے کے کیا نتائج سامنے آئے؟ افسانہ 'سکون کی نیند' کی روشنی میں جواب دیجیے۔ **جواب:** عوام پر نیند کا انجیکشن لگانے سے ایسے اثرات پیدا ہوگئے کہ ان کی راتوں کی نیند ختم ہو گئی۔ مزید ان کے خون میں ایک ایسا مادہ پیدا ہو گیا کہ اگر وہ کسی شخص کو کو کاٹ لیں تو وہ بغیر تڑپے ہی مر جائے۔	**کل نمبر** = 2
9	افسانہ ''میں، وہ'' میں بوڑھے کے کردار کی کیا تفصیلات بیان کی گئی ہیں؟ **جواب:** افسانہ ''میں، وہ'' میں بوڑھا آدمی یاس اور مایوسی میں ڈوبا ہوا نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہے۔ وہ ضدی اور چڑچڑا بھی ہے۔ جس کے پاس چند یادوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس بوڑھے آدمی کا جسم جھکا ہوا، ہلکا سا خم کھایا ہوا ہے۔ تجسس بھری نگاہیں اس کی بے چینی کو ظاہر کرتی ہیں۔	**کل نمبر** = 2
10	ڈاکٹر عبدالعلیم کے کردار پر مختصر نوٹ لکھیے۔ **جواب:** ڈاکٹر عبدالعلیم اپنی داڑھی اور وضع قطع سے فرانسیسی دکھائی دیتے تھے اور اپنے درشت انداز تکلم سے ہیڈ ماسٹر نظر آتے تھے۔ غصہ ہوتے وقت 100% کمیونسٹ نظر آتے تھے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ہمیشہ صحیح بات غلط موقع پر کہتے تھے۔ وہ ایک حق گو انسان تھے جس کی وجہ سے ان کے دوست بھی دشمن بن جایا کرتے تھے۔	**کل نمبر** = 2

11	جاں نثار اختر کی غزل میں ''گل رنگ دریچوں'' کا مفہوم کیا ہے؟ **جواب:** شاعر نے کھلتے ہوئے زخموں کو گل رنگ دریچوں سے تشبیہ دی ہے۔ زخموں کی سُرخی اور ان کا کھِلنا اور کُھلنا گل کے مانند ہے۔ یہی حالت زخموں کی بھی ہے مگر شاعر زخموں کے سبب غم کی اس کیفیت کو یاس کی جگہ آس میں تبدیل کر دیتا ہے اور وہ امید کرتا ہے کہ انھیں گل رنگ دریچوں سے سحر جھانکے گی یعنی غم دور ہو گا۔	**کل نمبر** = 2
12	نظم ''زندگی سے ڈرتے ہو'' کا مرکزی خیال کیا ہے؟ **جواب:** نظم ''زندگی سے ڈرتے ہو'' میں شاعر نے بتایا ہے کہ انسان کو اس کائنات میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اسے اپنی ذمے داریوں کو سمجھتے ہوئے زندگی کے سلسلے کو آگے بڑھاتے رہنا چاہیے۔ زندگی ایک مستقل امکان کا نام ہے۔ زندگی کا قافلہ رواں دواں رہتا ہے۔ انسان کو حال پر نظر رکھنی چاہیے اور مستقبل کے اندیشوں سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔	**کل نمبر** = 2
13	زخم اور قاتل، لاش اور غم کی مناسبت کو کیا کہیں گے؟ **جواب:** ''زخم اور قاتل، لاش اور غم'' ان لفظوں میں جو باہمی مناسبت ہے یہ مناسبت ایک شعری صنعت ہے۔ اسے مراعات النظیر کہتے ہیں۔	**کل نمبر** = 2
14	ناصر کاظمی کی غزل کے مصرعے ''یادوں کے بجھے ہوئے سویرے'' کی وضاحت کیجیے۔ **جواب:** ''یادوں کے بجھے ہوئے سویرے'' سے شاعر کی مراد ماضی کی وہ تلخ یادیں ہیں جنھیں بھلایا نہیں جاسکتا۔	**کل نمبر** = 2